31833- حجرۃ النبی کے خادم کا جھوٹا خواب

سوال

مجھے ایک لیٹر آیا جس میں لیٹر بھیجنے والا کہتا ہے کہ یہ لیٹر مجھے اپنے دوست واحباب کو ضرور بھیجنا ہو گا وگرنہ مجھے بہت بڑی مصیبت کا شکار ہونا پڑے گا لیٹر درج ذیل ہے :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کے چابی بردار شیخ احمد کی جانب سے :
حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چابی بردار شیخ احمد مدینہ منورہ کی جانب سے مشرق ومغرب میں بسنے والے مسلمانوں کے نام :

وصیت یہ ہے شیخ احمد کہتا ہے :

میں ایک رات حرم نبوی میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا کہ اسی دوران مجھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ اس ہفتہ میں چالیس ہزار لوگ بغیر ایمان کے جاہلیت کی موت مرے ہیں، اور عورتیں اپنے خاوندوں کی اطاعت نہیں کرتیں، اور بے پردہ ہو کر اپنی زیبائش غیر محرم مرد کے سامنے بے لباس ہو کر ظاہر ہوتی ہیں، اور اپنے گھروں سے خاوند کے علم کے بغیر باہر نکلتی ہیں.

اور غنی اور مالدار افراد زکاۃ ادا نہیں کرتے، اور نہ ہی بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور نہ فقراء کی مدد کرتے ہیں، اور نہ ہی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لوگوں کو بتا دو قیامت قریب ہے، اور آسمان میں ایک ستارہ ظاہر ہو گا جسے تم واضح دیکھو گے، اور سورج تمہارے سروں کے دو نیزوں اور اس سے بھی قریب آ جائیگا، اس کے بعد اللہ تعالی تم میں سے کسی کی توبہ قبول نہیں فرمائیگا، اور آسمان کے دروازے بند کر دیے جائینگے، اور قرآن کریم زمین سے آسمان کی طرف اٹھا لیا جائیگا.

شیخ احمد کہتا ہے : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اسے کہا :
جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہوگی، اور روزی میں وسعت ہوگی، اور جو کوئی اس وصیت پر مطلع ہوا اور اس نے اس وصیت کا اہتمام نہ کیا اور اسے ضائع کر دیا یا اسے دور پھینک دیا تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھریگا.

اور یہ بھی کہ جو اس وصیت پر مطلع ہوا اور اسے نشر نہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ کی رحمت سے محروم ہو گا، اس لیے میں اس وصیت کو پڑھنے والوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فاتحہ پڑھیں، خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ طلب کیا ہے کہ میں حرم شریف کے خادموں کے ذمہ دار کو بتا دوں قیامت قریب ہے، اس لیے اللہ سے استغفار کرو.

اور مجھے سوموار والے دن خواب آئی کہ جو شخص بھی اس وصیت کے تیس نسخے مسلمانوں میں تقسیم کریگا اللہ تعالی اس کے تمام غم و پریشانیوں کو ختم کر دیگا، اور اس کی روزی میں برکت

ڈالے گا، اوراس کی مشکلات حل کردیگا، اوراسے تقریبا چالیس یوم میں روزی عطا فرمائیگا.

مجھے پتہ چلا ہے کہ ایک شخص نے تیس ورقے وصیت کاپی کرواکر تقسیم کیے تواللہ تعالی نے اسے پچیس ہزارروپے عطا کیے، اسی طرح ایک اور شخص نے اسے نشر کیا تواللہ تعالی نے اسے چھ ہزارروپے عطا کیے.

مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک شخص نے اس وصیت کوجھٹلایا تواسی دن اس کا بیٹا گم ہوگیا، بلاشک یہ معلومات صحیح ہیں، اللہ پر ایمان رکھواوراعمال صالحہ کرو، حتی کہ اللہ تعالی ہمیں ہماری امیدوں کی توفیق دے، اورہماری دنیا وآخرت کی اصلاح فرمائے، اور ہم پر اپنی رحمت فرمائے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{سو جولوگ اس نبی پرایمان لاتے ہیں اوران کی حمایت کرتے ہیں اوران کی مدد کرتے ہیں اوراس نور کی اتباع کرتے ہیں جوان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں}.الاعراف (157).

.{ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے}. یونس (63).

.{ایمان والوں کو اللہ تعالی پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ تعالی بہکا دیتا ہے، اوراللہ جو چاہے کرگزرے}. ابراہیم (27).

یہ علم میں رہے کہ یہ وصیت تقسیم کرنے اوردوسرے شخص کے پاس پہنچنے کے چارروز کے بعد اللہ کے حکم سے بہت ساری خیر و بھلائی اور کامیابی لائے گی، یہ علم میں رکھیں کہ یہ معاملہ کھیل تماشا نہیں، آپ اس وصیت کو پڑھنے کے چھیانوے گھنٹوں کے اندر تقسیم کریں.

.بیان ہوچکا ہے کہ ایک تاجر کو یہ وصیت پہنچی تواس نے فورا تقسیم کردیا جس کے نتیجہ میں اس کی تجارت میں اسے نوے ہزار دینار توقع سے زیادہ فائدہ ہوا، اسی طرح ایک ڈاکٹر کے پاس یہ وصیت پہنچی تواس کی قدر نہ کی اور وہ گاڑی کے حادثہ میں ہلاک ہوگیا اوراس کی لاش بے حرکت ہوگئی سب اس کے متعلق باتیں کرنے لگے.

ایک ٹھیکیدار نے اس سے غلفت برتی تواس کا بڑا بیٹا قریبی عرب ملک میں ہلاک ہوگیا، برائے مہربانی اس وصیت کے پچیس نسخے تقسیم کریں اور مرسل کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ اسے تقسیم کے چوتھے روز خوشی حاصل ہوگی اس لیے کہ یہ وصیت اہم ہے ساری دنیا میں جاتی ہے لہذا اپنے دوست کواس کے پچیس نسخے ضرورارسال کریں اور کچھ روز کے بعد آپ کو وہ کچھ ملے گا جواوپر بیان ہوا ہے اللہ پر ایمان لاؤ اوراعمال کرو.

برائے مہربانی اس کا جواب دیں کیونکہ میں نے اس پر عدم وثوق ہونے اور صحیح نہ سمجھنے کی بنا پر ابھی تک کسی دوسرے کو ارسال نہیں کیا ؟

پسندیدہ جواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
جانب منسوب یہ جھوٹی وصیت ہم برسوں سے سنتے چلے آرہے ہیں جووقتا فوقتا لوگوں میں
پھیلائی جاتی اوراس کی اشاعت کی جاتی ہے.

اس وصیت کے الفاظ مختلف ہیں مثلا
مکاراور دغاباز ایک باریہ کہتا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار
بحالت خواب کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وصیت کی ذمہ داري سونپی، اوراس
آخري پمفلٹ میں جس کا ہم نے آپ کے سامنے ذکرکیا ہے، مکاراور دغاباز لکھتا ہے کہ جب
انہوں نے سونے کی تیاري کی توانہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیداریسر ہوا، اس
کا صاف مطلب یہ ہے کہ دیدار بحالت بیداري ہوا نہ کہ بحالت خواب.

کذاب نے اس وصیت میں بہت سی باتیں
ایسی ذکرکی ہیں جوکھلم کھلا جھوٹ اورواضح طور پر بے بنیادہیں، ان شاء اللہ آج کی
اس مختصر گفتگومیں آپ کوحقائق سے باخبر کرونگا، جیسا کہ گزشتہ برسوں میں لوگوں کو
آگاہ کرچکا ہوں کہ ساري باتیں کھلم کھلا جھوٹ اور بے بنیادہیں پھر جب مجھے اس آخري
اشاعت کی اطلاع ملی اس کی بابت کچھ لکھنے میں متردد ہوا کیونکہ اس کا باطل ہونا روز
روشن کی طرح عیاں اوراس کے گھڑنے والے کا عظیم جھوٹ پوري طرح واضح ہے.

میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس
طرح کی باطل چیز معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے یا سلیم الفطرت لوگوں کے درمیان پھیل
جائے گی، لیکن مجھے بہت سے بھائیوں نے بتلایا کہ یہ وصیت نامہ لوگوں میں انتہائی
تیزي کے ساتھ پھیل رہا ہے، اور بعض لوگ اسے سچ بھی مان رہے ہیں، چنانچہ میں نے سوچا
کہ مجھ جیسے لوگوں پرذمہ داري ہے کہ اس بارے میں کچھ تحریر کریں تاکہ اس کا باطل
ہونا اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرجھوٹ باندھنا بے نقاب ہوجائے، اورہر
شخص خودکودھوکہ سے بچاسکے، اگرکوئی صاحب علم وایمان یا سلیم الفطرت صحیح سوج
بوجھ رکھنے والا شخص اس وصیت نامہ پر غور کرے تووہ اس حقیقت سے آگاہ ہوجائے گا کہ
یہ مختلف وجوہات سے جھوٹ اور جعل سازي پر مبنی ہے.

ہم نے شیخ احمد کے بعض رشتہ داروں سے
اس وصیت نامہ کے بارے میں پوچھا توانہوں نے مجھے جواب دیا کہ یہ ایک جھوٹی بات ہے،

جو شیخ احمد کی جانب منسوب کردي گئی ہے، جب کہ انہوں نے قطعا یہ باتیں نہیں کہی
ہیں، وہ اس دارفانی سے مدتوں پہلے کوچ کر گئے ہیں.

اگر بالفرض شیخ احمد یا ان سے بھی
بزرگ کوئی شخصیت یہ دعوي کرے کہ وہ نیند یا بیداري کی حالت میں دیدار نبوي سے مشرف
ہوا اور آپ نے اسے یہ وصیتیں کیں تو ہم بلاریب و تردد یہ کہیں گے کہ وہ جھوٹا ہے،
یا اس طرح کی وصیتیں کرنے والا شیطان ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
مقدسہ و مطہرہ نہیں ہے، اس کی مختلف وجوہات ہیں جنہیں ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

پہلی وجہ: وفات نبوي کے بعد آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کا دیدار بحالت بیداري ممکن نہیں ہے، جو جاہل صوفی یہ دعوي کرتا ہے
کہ اس نے بحالت بیداري نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا یا آپ صلی اللہ علیہ
وسلم عید میلاد النبی کے اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں، یا اس جیسے دیگر باطل عقائد
رکھے تو وہ غایت درجہ قبیح غلطی پر ہے، اس پر حق خلط ملط ہوگیا اور وہ ایک عظیم غلطی
کا شکار ہوا، نیز اس نے کتاب وسنت اور اہل علم اجماع کے مخالفت کی، کیونکہ مردے
اپنی قبروں سے بروز قیامت ہی نکلیں گے، اس سے پہلے دنیا میں ہرگز نہیں نکلیں گے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے
فرمایا:

.{ثم إنكم بعد ذلك لميتون ثم إنكم يوم
القيامة تبعثون}.المومنون (23/
15–16).

اس کے بعد پھر تم سب یقینا مرجانے
والے ہو پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت کریمہ
میں بتلا دیا کہ مردوں کو بروز قیامت ہی ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا، اس سے پہلے
اس دنیا میں نہیں، چنانچہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ صریح طور پر جھوٹا اور
غلطی کا مرتکب اور حق اس پر خلط ملط ہے، وہ اس حق سے ناآشنا ہے جس حق کو سلف صالحین
نے پہچانا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم
کی پیروي کرنے والے اس پر چلے تھے.

دوسري وجہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بقید حیات ہوں، یا اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہوں کسی بھی صورت میں خلاف حق بات نہیں کہہ سکتے، یہ وصیت نامہ واضح طور پر بہت سی خلاف شریعت باتوں پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ ہم ذیل کی سطور میں ان کا ذکر کریں گے، ہم مانتے ہیں کہ بحالت خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوسکتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ کو آپ کی مبارک شکل میں دیکھا اس نے درحقیقت آپ کو ہی دیکھا، کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے.

لیکن سارا معاملہ خواب دیکھنے والے
کے ایمان، صداقت، عدالت، حفظ، اور امانت ودیانت کا ہے، کیا اس نے درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی آپ کی شکل میں دیکھا یا کوئی اور صورت تھی؟

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو اور اس کے بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور صحیح الحفظ نہ ہوں تو وہ حدیث قابل قبول اور لائق استدلال نہیں ہے.

یا اس کے بیان کرنے والے ثقہ، صحیح
الحفظ تو ہوں لیکن حفظ وثقاہت میں ان سے آگے بڑھے ہوئے راویوں کی روایت سے ان کی بات ٹکراتی ہو اور ان دونوں میں تطبیق بھی ممکن نہ ہو تو نسخ کی شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں ایک کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ قرار دیا جائے گا، ناسخ پر عمل اور منسوخ کو رد کردیا جائے گا.

اور اگر تطبیق اور نسخ دونوں ہی ممکن
نہ ہوں تو حفظ میں کم اور عدالت میں کمزور راویوں کی روایت کو رد کردیا جائے گا، اس کا حکم شاذ کا ہوگا اور اس پر عمل نہیں کیا جائے گا.

پھر وہ وصیت کیسے قبول کی جاسکتی ہے
جس کا بیان کرنے والا غیر معروف اور اس کی عدالت وامانت پردہ خفا میں ہے، درحقیقت اس طرح کی وصیت جو اگرچہ خلاف شریعت باتوں سے خالی ہو بلا تامل ردي کی ٹوکري میں ڈال دي جانی چاہیئے.

پھر اس وصیت کے بارے میں آپ کی کیا
رائے ہے جو بہت سی ایسی باتوں پر مشتمل ہو جو بذات خود اس کے غلط اور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم پرجھوٹ بولنے کا پتہ دے رہی ہوں نیز دین میں ایسی باتوں کے ایجاد
کرنے پر مشتمل ہوں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دي ہے.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

"من قال علی مالم أقل فلیتبوأ مقعده

من النار"

جس نے میري جانب ایسی بات منسوب کی

جومیں نے نہیں کہی ہے تووہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے.

جعل سازنے اس وصیت میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی باتیں منسوب کی ہیں جوآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں فرمائی ہیں، اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم پرانتہائی خطرناک واضح جھوٹ بولا ہے،
اگروہ جلدازجلد توبہ نہ کرے اورلوگوں میں اپنے سفید جھوٹ کا اعلان نہ کرے تووہ
سخت وعید کا مستحق ہے، کیونکہ شریعت کا اصول ہے کہ جوشخص کوئی غلط بات دین کی جانب
منسوب کرکے لوگوں میں پھیلائے تواس کی توبہ اس وقت تک صحیح نہ ہوگی جب تک کہ
لوگوں میں اس کے غلط ہونے کا اعلان نہ کرے تاکہ لوگوں کوپتہ چل جائے کہ وہ اپنی
غلطی سے پھرگیا اوراسے تسلیم کرلیا ہے.

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

**.{إن الذین یکتمون ما أنزلنا من
البینات والهدی من بعد مابیناه للناس فی الکتاب أولئک یلعنهم الله ویلعنهم اللاعنون
إلا الذین تابوا وأصلحوا وبینوا فأولئک أتوب علیهم وأنا التواب الرحیم}.**

البقرة(2/159-160).

جولوگ ہماري اتاري ہوئی دلیلوں
اورہدایت کوچھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کرچکے
ہیں، ان لوگوں پراللہ کی اورتمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، مگروہ لوگ جوتوبہ
کرلیں اوراصلاح کرلیں اوربیان کردیں، تومیں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اورمیں
توبہ قبول کرنے والااوررحم وکرم کرنے والاہوں.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت کریمہ
میں واضح فرمادیا کہ جو حق کی معمولی بات بھی چھپالے اس کی توبہ اس وقت تک درست
نہیں ہوگی جب تک کہ وہ خرابیوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے بندوں کے لئے
اس دین کو مکمل فرمادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرماکر اور
مکمل شریعت عطا فرماکر اپنی نعمت کا اتمام اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات
اس وقت دي جب کہ دین مکمل ہوگیا اور اس کے تمام تر احکام کی وضاحت ہوگئی۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

.{الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم
نعمتي ورضیت لکم الإسلام دینا}۰االمائدۃ(
(5/3

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو
مکمل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے
پر راضی ہوگیا۔

اس وصیت نامہ کو گھڑنے والا چودھویں
صدي میں ظہور پزیر ہوا ہے جو لوگوں کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتا اور ان کے لئے ایک
ایسا نیا دین ایجاد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے ہی پر جنت وجہنم کے داخلہ کا
دارومدار ہو، چنانچہ اس کے خودساختہ دین کو اپنانے والا جنت سے لطف اندوز اور اس
کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوا۔

نیز وہ اس وصیت نامہ کو قرآن کریم سے
افضل اور عظیم تر بنانا چاہتا ہے چنانچہ وہ اس میں لکھتا ہے:

"جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں
میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل
ہوگی، اور روزی میں وسعت ہوگی"

یہ انتہائی قبیح جھوٹ اور اس بات کی
واضح دلیل ہے کہ اس کا گھڑنے والا شرم وحیا سے عاري اور دروغ بیانی پر انتہائی دلیر

ہے، کیونکہ یہ فضیلت تو قرآن کریم کے لکھنے والے اوراسے ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنے والے کو حاصل نہیں ہے، اگروہ اس پر عمل نہ کرے تو پھراس جھوٹی بات کو لکھنے اوراسے دوسروں کے پاس منتقل کرنے والے کومذکورہ بالافضائل کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟

اور جو شخص قرآن کریم نہ تو لکھے اور
نہ ہی ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہیں ہوگا، بشرطیکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتا ہو، اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروي کرتا ہو، صرف یہی ایک جھوٹی بات اس وصیت نامہ کے باطل اوراس کے ناشر کے جھوٹے، بے شرم، کنند ذہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت سے کورے ہونے کے لئے کافی ہے.

اس وصیت نامہ میں مذکورہ باتوں کے
علاوہ بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اس کے باطل اور غلط ہونے کا بین ثبوت ہیں، اگرچہ اس کا گھڑنے والااس کے صحیح ہونے پر ہزار قسمیں کھائے اوراپنے خلاف سخت ترین عذابوں کی بددعائیں کرے، کہ وہ اپنی اس بات میں سچا ہے پھر بھی قطعا وہ سچا نہیں ہے، اوراس کی باتیں قابل اعتبار نہیں ہیں، بلکہ قسم بالائے قسم یہ وصیت نامہ کھلم کھلا جھوٹ اور غلط ہے.

ہم اللہ سبحانہ وتعالی، اپنے پاس
موجود فرشتوں اوران تحریروں سے باخبر ہر مسلمان کو گواہ بنا کر کہتے ہیں ایسی گواہی جسے ہم لے کر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونگے کہ یہ وصیت نامہ سراسر جھوٹ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشی ہے، افترا پرداز کو اللہ تعالی ذلیل و رسوا کرے اوراسے ایسی سزائیں دے جسکا وہ مستحق ہے.

نیزاس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے
ہونے پر سابقہ امور کے علاوہ دیگر بہت سی چیزیں بھی دلالت کرتی ہیں، ان میں سے بعض ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

پہلی دلیل: جو چیزیں اس وصیت نامہ کے
باطل ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک جعل ساز کا یہ کہنا کہ:

"اس ہفتہ میں چالیس ہزار لوگ بغیر
ایمان کے جاہلیت کی موت مرے ہیں"

اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد غیب دانی کی بات کیسے کہی جا سکتی ہے، اور واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ بھی منقطع ہوگیا "تو پھر آپ اپنی امت کے احوال سے باخبر کیسے ہو سکتے ہیں"

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

.{قل لاأقول لکم عندي خزائن اللہ
ولاأعلم الغیب}.الانعام (6/50).

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ
دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں.

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے
فرمایا :

.{قل لا یعلم من فی السموات والأرض
الغیب إلا اللہ}.النمل (27/65
).

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں
کو بتلا دیجئے کہ آسمان و زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا.

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"

یردرجال عن حوضی یوم القیامۃ فأقول یارب
أصحابی أصحابی فیقال لی إنک لاتدري ما أحدثوا بعدک فأقول کما قال العبد الصالح"

وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم وأنت على كل شيء
شهيد " بروز قيامت کچھ لوگوں
کو میرے حوض سے بھگایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے
اصحاب ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نہیں جانتے کہ آپ
کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کرلی
تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس وقت وہی کہوں گا جو نیک بندے (
عیسی علیہ الصلاۃ والسلام) نے کہا تھا:

میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں
رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ہی ان مطلع رہا اور تو ہر چیز کی پوري خبر
رکھتا ہے.

دوسري دليل: اس وصيت کے باطل اور
جھوٹے ہونے پر دوسري دليل جعل ساز کا يہ کہنا ہے کہ:

"جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں
میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل
ہوگی، اور روزی میں وسعت ہوگی.... آخر تک"

یہ بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ باز کے
جھوٹا اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالی اور نہ ہی اس کے بندوں سے
شرم آتی ہے، اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر حاصل نہیں
ہوتے ہیں تو پھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہو سکتا ہے.

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ خبیث لوگوں پر
حق و باطل کو خلط ملط کرنا اور انہیں اسی نامہ میں پھنسا کر رکھنا چاہتا ہے، تاکہ
لوگ اسے لکھیں اور اسی من گھڑت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اسباب
کو ترک کردیں جنہیں اللہ نے بندوں کے لئے مالداري کے حصول، قرضوں کی ادائیگی اور
گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے.

ہم اللہ تعالی کے ذریعہ ذلت ورسوائی
کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی پیروي سے پناہ مانگتے ہیں.

تیسری دلیل : اس وصیت نامہ کے باطل
اور جھوٹے ہونے پر تیسری دلیل دھوکہ باز یہ کہتا ہے :

"اور جو کوئی اس وصیت پر مطلع ہو
اور اس نے اس وصیت کا اہتمام نہ کیا اور اسے ضائع کر دیا یا اسے دور پھینک دیا تو
وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھریگا.

اور یہ بھی کہ جو اس وصیت پر مطلع ہو
اور اسے نشر نہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ کی رحمت سے محروم ہوگا"

یہ بات بھی بدترین جھوٹ اور اس وصیت
نامہ کے باطل اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے.

ایک دانشمند اس بات کو کیسے تسلیم
کر سکتا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کو لکھے جسے چودھویں صدی میں ایک غیر معروف شخص
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گھڑ کر پیش کیا ہے، اور وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص
اسے نہیں لکھے گا دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا، اور جو اسے لکھے اگر
وہ فقیر ہے تو مالدار ہو جائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہے تو اس سے نجات پائے
گا، اور گناہگار ہے تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے، اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت
بڑا بہتان ہے.

دلائل اور حقائق دونوں اس امر کی
شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گھڑنے والا جھوٹا اور اللہ پر بہت جرات وجسارت
کرنے والا ہے، اور اسے اللہ تعالی اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتی ہے.

اس دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں
جنہوں نے یہ وصیت نامہ شائع نہیں کیا اس کے باوجود ان کو کوئی نقصان نہیں ہوا، اور
بے شمار لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسے کئی بار لکھا اس کے باوجود ان کا قرض ادا نہ
ہوا اور غربت وافلاس جوں کا توں رہا، ہم اللہ تعالی کی پناہ میں آتے ہیں کہ کہیں
ہمارے دل کجی اور گناہ سے زنگ آلود نہ ہو جائیں.

شریعت مطہرہ نے افضل ترین کتاب قرآن
مجید کے لکھنے والے کے لئے بھی مذکورہ فضائل اور اجرو ثواب کا وعدہ نہیں فرمایا ہے،

تواس جھوٹے وصیت نامہ کے لکھنے والے کو یہ ثواب کیسے حاصل ہوسکتا ہے جبکہ یہ وصیت نامہ باطل چیزوں اور بہت سے کفریہ جملوں پر مشتمل ہے، اللہ سبحانہ وتعالی ان باتوں سے پاک ہے، وہ اپنے اوپر جرات کے ساتھ جھوٹ گھڑنے والے پر بھی کس قدر مہربان اور بردبار ہے.

چوتھی دلیل : اس وصیت نامہ کے کلی طور
پر باطل اور واضح طور پر جھوٹ ہونے کی چوتھی دلیل دھوکہ باز کا یہ کہنا ہے کہ :

"جو شخص بھی اس وصیت کے تیس نسخے
مسلمانوں میں تقسیم کریگا اللہ تعالی اس کے تمام غم وپریشانیوں کو ختم کردیگا،
اوراس کی روزی میں برکت ڈالے گا، اوراس کی مشکلات حل کردیگا، اوراسے تقریبا
چالیس یوم میں روزی عطا فرمائیگا"

یہ بھی جھوٹ پر ایک بہت بڑي جرات اور
قبیح درجہ کی غلط بات ہے، دھوکہ باز ترغیب وترہیب پر مشتمل ان جملوں کے ذریعہ لوگوں کو اپنے اس جھوٹ کی تصدیق کی جانب بلانا چاہتا ہے اورانہیں یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ وہ اس وصیت نامہ کو شائع کرکے روزی حاصل کریں اور مشکلات سے نجات پائینگے، اور جھٹلانے کی صورت میں نقصان اٹھائینگے.

اللہ کی قسم اس کذاب نے اللہ تعالی
پر بہت بڑي تہمت لگائی ہے، اللہ کی قسم اس نے ناحق کفریہ بات کہی ہے، بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس وصیت نامہ کی تصدیق کرنے والا ہی کافر ہونے کا مستحق ہے، اورجو اسے جھٹلائے وہ ہرگز کافر نہیں ہوگا، کیونکہ یہ سراسر جھوٹ اور غلط بات ہے جس کی ازروئے صحت کوئی سند نہیں ہے، ہم اللہ تعالی کو گواہ بنا کرکہتے ہیں کہ یہ وصیت نامہ جھوٹ اوراس کا گھڑنے والا کذاب ہے، وہ لوگوں کے لئے اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف شریعت پیش کرنا چاہتا ہے، اوردین میں ایسی باتیں داخل کرنا چاہتا ہے جن کا دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے اس امت کے لئے دین اسلام کو اس جھوٹ سے چودہ سوسال پہلے مکمل فرمادیا.

قارئین کرام اوردینی بھائیو! آپ اس
طرح کی خودساختہ باتوں کی تصدیق اور باہم ان کی اشاعت سے خود کو بچائیں کیونکہ حق ایک روشنی ہے جواس کے طلبگار پر مشتبہ نہیں ہوتا، لھذا حق کو دلائل سے طلب کریں اور

جس مسئلہ میں دقت پیش آئے اسے اہل علم سے معلوم کرلیا کریں، کبھی بھی دھوکہ بازوں کی قسموں سے دھوکہ نہ کھائیں کیونکہ ابلیس لعین نے بھی تمہارے والدین آدم وحوا سے قسمیں کھائی تھیں کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں، جبکہ وہ سب سے بڑا غدار اور دغاباز تھا.

جیساکہ اللہ تعالی نے سورۃ اعراف میں اس کی بابت فرمایا :

.{وقاسمهما إني لكما لمن الناصحين}.الاعراف (21/7).

اور (شیطان نے) ان دونوں (آدم وحوا) کے روبرو قسم کھا کر کہا کہ یقین جانیئے کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں.

شیطان اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے دھوکہ بازوں سے بچو کیونکہ ان کے پاس لوگوں کو راہ حق سے گمراہ کرنے کے لئے بے شمار جھوٹی قسمیں، بدعہدیاں اور بناوٹی باتیں ہیں.

اللہ تعالی مجھے اور تمام مسلمانوں کو شیطان کے شر، گمراہ کن لوگوں کے فتنوں، جادہ حق سے منحرف لوگوں کیگمراہیوں اور باطل پرست اللہ کے دشمنوں کے مکروفریب سے محفوظ رکھے، جو اللہ تعالی کے نور (دین اسلام) کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں، اور لوگوں پر ان کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالی اپنے دین کو مکمل فرمانے والا اور اس کیمدد کرنے والا ہے، اگرچہ اللہ تعالی کے دشمن شیطان اور اس کے پیروکار کفار وملحدین کو ناگوار گزرے.

جہاں تک برائیوں کے عام ہونے کے متعلق اس دھوکہ باز نے لکھا ہے، تو وہ امر واقعہ ہے، قرآن کریم اور سنت مطہرہ نے منکرات وفواحش سے انتہائی ڈرایا دھمکایا ہے، دراصل کتاب وسنت ہی کیپیروي میں ہدایت ہے اور بس یہی دونوں چیزیں ہدایت کے لئے کافی ہیں.

ہم اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمادے، اور انہیں حق کی پیروي اور اس پر ثابت قدم رہنے

کی توفیق عطا فرمائے، تمام تر گناہوں سے توبہ کی توفیق بخشے بیشک وہ اللہ توبہ قبول کرنے والا، رحم وکرم کرنے والا، ہر چیز پر قادر ہے.

رہی یہ بات کہ اس وصیت نامہ میں
قیامت کی نشانیوں کا ذکر ہے، تواحادیث نبویہ میں علامات قیامت کا مفصل ذکر موجود ہے، قرآن کریم نے بھی بعض کی جانب اشارہ کیا ہے، لھذا جو شخص اس بارے میں جاننا چاہتا ہو تو اسے یہ چیزیں احادیث کی کتابوں اور اہل علم کی تالیفات میں مل سکتی ہیں ،لوگوں کو اس دھوکہ باز اور اس طرح کیگمراہیوں کی جانب توجہ دینے کی قطعا کوئی ضرورت نہیں ہے، ہمارے لئے اللہ تعالی ہی کافی ہے، وہ بہترین کارساز ہے اور ہم بلند وبرتر اللہ کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے بجالانے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں. اھ

اس وصیت سے بچنے اور احتراز کرنے کے
متعلق شیخ صالح الفوزان کا کالم مجلۃ الدعوۃ عدد نمبر (1082) میں نشر ہوا وہ کہتے ہیں :

یہ وصیت بہت قدیم و پرانی لکھی ہوئی
ہے، مصر میں اسی برس قبل ظاہر ہوئی تھی، اہل علم نے اس کا بطلان بیان کیا اور اسے کھوٹی اور بناوٹی قرار دیا اور اس میں جو کذب و باطل تھا بیان کیا ان علماء میں محمد رشید رضا رحمہ اللہ شامل ہیں انہوں نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا تھا :

ہم اس مسئلہ کا جواب 1322ھ میں دے
چکے ہیں، ہمیں یاد ہے کہ جب ہم حروف تہجی اور خط کے طالب علم تھے اس وقت بھی ہم نے اس وصیت کو دیکھا تھا اور اب تک کئی بار دیکھ چکے ہیں، یہ سب حجرہ نبویہ کے خادم شیخ احمد نامی شخص کی طرف منسوب ہیں، اور یہ وصیت قطعی طور پر جھوٹی ہے، ،جس نے بھی علم و دین کی ہلکی سے خوشبو سونگھ رکھی ہے وہ اس کے جھوٹا ہونے میں اختلاف نہیں رکھتا، اس کی تصدیق صرف ان پڑھ اور عامۃ الناس ہی کرتے ہیں.

پھر انہوں نے اس کا طویل رد کیا ہے
جس میں انہوں نے جھوٹ و افترا کو باطل کرتے ہوئے مفید کلام کی ہے، پھر یہ وصیت بعض جاہلوں کے ہاتھ لگی اور انہوں نے اسے شائع کرنا شروع کر دیا، اور اس میں جو وعدہ

اور وعید و دھمکی سنائی گئی ہے اس سے متاثر ہو کر تقسیم کرنی شروع کر دی، کیونکہ جس فاجر شخص نے اس کی اختراع کی ہے وہ اس وصیت میں کہتا ہے:

جو شخص اس کے اتنے نسخے چھاپ کر
تقسیم کرے گا وہ اپنی غرض و مقصد حاصل کریگا، چاہے وہ گنہگار ہو تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیگا، اور اگر وہ ملازم ہے اس کی ترقی ہو جائیگی، اور اگر وہ مقروض ہے تو اس کے قرض کی ادائیگی ہو جائیگی.

اور جو شخص اس وصیت کو جھٹلائے گا اس
کا چہرہ سیاہ ہو جائیگا، اور اسے یہ یہ سزا ملے گی، چنانچہ جب اسے کچھ جاہلوں نے پڑھا تو اس سے متاثر ہو کر اس پر عمل کرتے ہوئے خوف و طمع و لالچ میں اسے شائع کرنا شروع کر دیا.

اسی لیے علماء کرام نے اس وصیت کی
کذب بیانی و جھوٹ و افترا واضح کیا اور لوگوں کو اس کی تصدیق اور اسے نشر کرنے سے روکا، ان علماء کرام میں الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ بھی شامل ہیں انہوں نے اس کا بہت اچھا اور مفید رد کیا ہے جس میں کذب و دجل کی وضاحت کی ہے، وہ کہتے ہیں یہ وصیت کئی ایک اعتبار سے باطل ہے:

پہلی وجہ: وفات نبوي کے بعد آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کا دیدار بحالت بیداري ممکن نہیں ہے، جو جاہل صوفی یہ دعوي کرتا ہے کہ اس نے بحالت بیداري نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید میلاد النبی کے اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں، یا اس جیسے دیگر باطل عقائد رکھے تو وہ غایت درجہ قبیح غلطی پر ہے، اس پر حق خلط ملط ہو گیا اور وہ ایک عظیم غلطی کا شکار رہا، نیز اس نے کتاب و سنت اور اہل علم اجماع کے مخالفت کی، کیونکہ مردے اپنی قبروں سے بروز قیامت ہی نکلیں گے، اس سے پہلے دنیا میں ہر گز نہیں نکلیں گے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے
فرمایا:

{.
ثم إنكم بعد ذلك لميتون ثم إنكم يوم

القيامة تبعثون }.المومنون (23/
15–16).

اس کے بعد پھر تم سب یقینا مرجانے
والے ہو پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت کریمہ
میں بتلادیا کہ مردوں کو بروز قیامت ہی ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا، اس سے پہلے
اس دنیا میں نہیں، چنانچہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ صریح طور پر جھوٹا اور
غلطی کا مرتکب اور حق اس پر خلط ملط ہے، وہ اس حق سے ناآشنا ہے جس حق کو سلف صالحین
نے پہچانا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم
کی پیروی کرنے والے اس پر چلے تھے.

دوسري وجہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بقید حیات ہوں، یا اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہوں کسی بھی صورت میں خلاف حق بات
نہیں کہہ سکتے، یہ وصیت نامہ واضح طور پر بہت سی خلاف شریعت باتوں پر مشتمل ہے، ان
شاء اللہ ہم ذیل کی سطور میں ان کا ذکر کریں گے، ہم مانتے ہیں کہ بحالت خواب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوسکتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ کو آپ کی مبارک شکل
میں دیکھا اس نے درحقیقت آپ کو ہی دیکھا، کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں
کرسکتا ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے.

لیکن سارا معاملہ خواب دیکھنے والے
کے ایمان، صداقت، عدالت، حفظ، اور امانت ودیانت کا ہے، کیا اس نے درحقیقت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو ہی آپ کی شکل میں دیکھا یا کوئی اور صورت تھی؟

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو اور اس کے بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور صحیح
الحفظ نہ ہوں تو وہ حدیث قابل قبول اور لائق استدلال نہیں ہے.

یا اس کے بیان کرنے والے ثقہ، صحیح
الحفظ تو ہوں لیکن حفظ وثقاہت میں ان سے آگے بڑھے ہوئے راویوں کی روایت سے ان کی
بات ٹکراتی ہو اور ان دونوں میں تطبیق بھی ممکن نہ ہو تو نسخ کی شرطوں کے پائے جانے

کی صورت میں ایک کوناسخ اوردوسرے کومنسوخ قراردیاجائے گا، ناسخ پر عمل اور منسوخ کورد کردیاجائے گا.

اوراگرتطبیق اور نسخ دونوں ہی ممکن
نہ ہوں توحفظ میں کم اورعدالت میں کمزور راویوں کی روایت کورد کردیاجائے گا، اس کا حکم شاذ کا ہوگااوراس پر عمل نہیں کیاجائے گا.

پھر وہ وصیت کیسے قبول کی جاسکتی ہے
جس کا بیان کرنے والاغیر معروف اوراس کی عدالت وامانت پردہ خفامیں ہے، درحقیقت اس طرح کی وصیت جواگرچہ خلاف شریعت باتوں سے خالی ہوبلاتامل ردي کی ٹوکري میں ڈال دي جانی چاہیئے.

پھراس وصیت کے بارے میں آپ کی کیا
رائے ہے جوبہت سی ایسی باتوں پر مشتمل ہوجوبذات خوداس کے غلط اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرجھوٹ بولنے کا پتہ دے رہی ہوں نیزدین میں ایسی باتوں کے ایجاد کرنے پر مشتمل ہوں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دي ہے.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"

من قال علی مالم أقل فلیتبوأ مقعدہ من النار"

جس نے میري جانب ایسی بات منسوب کی
جومیں نے نہیں کہی ہے تووہ اپناٹھکانہ جہنم میں بنالے.

جعل سازنے اس وصیت میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی باتیں منسوب کی ہیں جوآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی ہیں، اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم پرانتہائی خطرناک واضح جھوٹ بولاہے، اگروہ جلدازجلد توبہ نہ کرے اورلوگوں میں اپنے سفید جھوٹ کااعلان نہ کرے تووہ سخت وعید کامستحق ہے، کیونکہ شریعت کااصول ہے کہ جوشخص کوئی غلط بات دین کی جانب منسوب کرکے لوگوں میں پھیلائے تواس کی توبہ اس وقت تک صحیح نہ ہوگی جب تک کہ

لوگوں میں اس کے غلط ہونے کا اعلان نہ کرے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ اپنی غلطی سے پھر گیا اور اسے تسلیم کرلیا ہے .

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا :

}.
إن الذين يكتمون ما أنزلنا من البينات
والهدى من بعد ما بيناه للناس في الكتاب أولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون إلا
الذين تابوا وأصلحوا وبينوا فأولئك أتوب عليهم وأنا التواب الرحيم
{.البقرة(160-2/159).

جولوگ ہماري اتاري ہوئی دلیلوں
اورہدایت کوچھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کرچکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کیلعنت ہے ، مگروہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں ، تومیں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہوں .

اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت کریمہ
میں واضح فرمادیا کہ جو حق کی معمولی بات بھی چھپالے اس کی توبہ اس وقت تک درست نہیں ہوگی جب تک کہ وہ خرابیوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے .

اللہ سبحانہ وتعالی نے بندوں کے لئے
اس دین کو مکمل فرمادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرماکر اور مکمل شریعت عطا فرماکر اپنی نعمت کا اتمام اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات اس وقت دي جب کہ دین مکمل ہوگیا اور اس کے تمام تر احکام کی وضاحت ہوگئی .

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا :

.{اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم
نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا}.االمائدة(5/3)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو
مکمل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوگیا .

اس وصیت نامہ کو گھڑنے والا چودھویں
صدي ميں ظهور پذير ہوا ہے جو لوگوں کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتا اوران کے لئے ایک
ایسا نیا دین ایجاد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے ہی پر جنت و جہنم کے داخلہ کا
دارومدار ہو، چنانچہ اس کے خودساختہ دین کواپنانے والا جنت سے لطف اندوزاوراس
کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوا.

اس وصیت نامہ میں مذکورہ باتوں کے
علاوہ بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اس کے باطل اور غلط ہونے کا بین ثبوت ہیں،
اگرچہ اس کا گھڑنے والا اس کے صحیح ہونے پر ہزار قسمیں کھائے اور اپنے خلاف سخت
ترین عذابوں کی بددعائیں کرے، کہ وہ اپنی اس بات میں سچا ہے پھر بھی قطعا وہ سچا
نہیں ہے، اوراس کی باتیں قابل اعتبار نہیں ہیں، بلکہ قسم بالائے قسم یہ وصیت نامہ
کھلم کھلا جھوٹ اور غلط ہے.

ہم اللہ سبحانہ وتعالی، اپنے پاس
موجود فرشتوں اوران تحریروں سے باخبر ہر مسلمان کو گواہ بنا کرکہتے ہیں ایسی گواہی
جسے ہم لے کر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونگے کہ یہ وصیت نامہ سراسر جھوٹ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشی ہے، افترا پرداز کو اللہ تعالی ذلیل و
رسوا کرے اوراسے ایسی سزائیں دے جسکا وہ مستحق ہے.

نیز اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے
ہونے پر سابقہ امور کے علاوہ دیگر بہت سی چیزیں بھی دلالت کرتی ہیں، ان میں سے بعض
ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

اول:

احکام دین اور وعدہ ووعید اور
مستقبل کی خبریں دینا یہ سب امور ایسے ہیں جو اللہ کی جانب سے رسولوں کی جانب وحی
کے بغیر ثابت نہیں ہوسکتے، اب جبکہ ہمارے لیے اللہ تعالی نے دین مکمل کردیا ہے
اور ہمیں وارث بنایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی بنا پر وحی کا
سلسلہ منقطع ہوچکا ہے، کتاب وسنت میں ہی کفائت وہدایت ہے.

خوابوں اور حکایات سے کچھ ثابت نہیں
ہوتا کیونکہ یہ غالبا شیطان کی جانب سے ہوتی ہیں تاکہ لوگوں کوان کے دین سے گمراہ

کرے، اس وصیت کو گھڑنے والا یہ وعدہ کر رہا ہے کہ جو اس کی تصدیق کریگا اور اسے نشر کریگا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور اس کی ضروریات پوری ہونگی اور مشکلات و مصائب سے چھٹکارا حاصل ہو جائیگا.

اس کے برعکس اس وصیت کو جھٹلانے والے
کو آگ میں داخل ہونے کی وعید سنا رہا ہے، اور کہتا ہے کہ جھٹلانے والے کا چہرہ سیاہ ہو جائیگا، یہ ایک نیا دین ایجاد کرنا اور اللہ سبحانہ و تعالی پر جھوٹ و افترا ہے،
اللہ اس سے محفوظ رکھے.

دوم:

نیز وہ اس وصیت نامہ کو قرآن کریم سے
افضل اور عظیم تر بنانا چاہتا ہے چنانچہ وہ اس میں لکھتا ہے:

"جو شخص اس وصیت کو لکھوا کر ایک شہر
سے دوسرے شہر اور ایک جگہ سے دوسري جگہ بھیجے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا، اور جو اسے لکھوا کر ایک جگہ سے دوسري جگہ نہ بھیجے گا وہ بروز قیامت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہوگا"

یہ انتہائی قبیح جھوٹ اور اس بات کی
واضح دلیل ہے کہ اس کا گھڑنے والا شرم وحیا سے عاري اور دروغ بیانی پر انتہائی دلیر ہے، کیونکہ یہ فضیلت تو قرآن کریم کے لکھنے والے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنے والے کو حاصل نہیں ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو پھر اس جھوٹی بات کو لکھنے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے والے کو مذکورہ بالا فضائل کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟

اور جو شخص قرآن کریم نہ تو لکھے اور
نہ ہی ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہیں ہوگا، بشرطیکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتا ہو، اور آپ
کی لائی ہوئی شریعت کی پیروي کرتا ہو، صرف یہی ایک جھوٹی بات اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے ناشر کے جھوٹے، بے شرم، کند ذہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت سے کورے ہونے کے لئے کافی ہے.

سوم :

جوچیزیں اس وصیت نامہ کے باطل ہونے
پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک جعل سازاس میں علم غیب کا دعوی کرتے ہوئے کہتا
ہے :

"ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک چالیس
ہزار مسلمان مرتد اور کافر ہوکر مر گئے"

اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں غیب نہیں جانتے تھے تووفات کے بعد
غیب دانی کی بات کیسے کہی جاسکتی ہے، اور واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کے بعد وحی کا سلسلہ بھی منقطع ہوگیا" تو پھر آپ اپنی امت کے احوال سے باخبر
کیسے ہوسکتے ہیں"

جیسا کہ ارشاد باري تعالی ہے :

.{قل لاأقول لكم عندي خزائن الله
ولاأعلم الغيب}.الانعام (6/50).

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ
دیجئے کہ نہ تومیں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں
غیب جانتا ہوں.

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے
فرمایا :

.{قل لايعلم من في السموات والأرض
الغيب إلا الله}.النمل (27/65
).

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں
کو بتلا دیجئے کہ آسمان وزمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا.

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"

یرد رجال عن حوضی یوم القیامۃ فأقول یارب
أصحابي أصحابي فیقال لي إنک لاتدري ما أحدثوا بعدک فأقول کما قال العبد الصالح "
وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتني کنت أنت الرقیب علیھم وأنت علی کل شيء
شھید" بروز قیامت کچھ لوگوں
کو میرے حوض سے بھگایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے
اصحاب ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نہیں جانتے کہ آپ
کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کرلی
تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں اس وقت وہی کہوں گا جو نیک بندے (
عیسی علیہ الصلاۃ والسلام) نے کہا تھا :

میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں
رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ہی ان مطلع رہا اور تو ہر چیز کی پوری خبر
رکھتا ہے.

اس وصیت کے باطل اور جھوٹے ہونے پر
ایک دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے کہ :

" جو شخص اس وصیت کو لکھے اگر وہ فقیر
ہوگا تو اللہ اسے مالدار کردے گا مقروض ہوگا تو اس کے قرضوں کی ادائیگی فرما دے گا اور
اگر گناہگار ہوگا تو اس وصیت کی برکت سے اللہ اسے اور اس کے والدین کو بخش دے گا....
آخر تک "

یہ بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ باز کے
جھوٹا اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالی اور نہ ہی اس کے بندوں سے
شرم آتی ہے، اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر حاصل نہیں
ہوتے ہیں تو پھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہو سکتا ہے.

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ خبیث لوگوں پر
حق و باطل کو خلط ملط کرنا اور انہیں اسی نامہ میں پھنسا کر رکھنا چاہتا ہے، تا کہ

لوگ اسے لکھیں اوراسی من گھڑت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اسباب کوترک کردیں جنہیں اللہ نے بندوں کے لئے مالداري کے حصول، قرضوں کی ادائیگی اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے.

ہم اللہ تعالی کے ذریعہ ذلت ورسوائی
کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی پیروي سے پناہ مانگتے ہیں.

اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے
کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ دھوکہ باز یہ کہتا ہے :

"اللہ کے بندوں میں سے جو شخص اس
وصیت نامہ کو نہیں لکھے گا اس کا چہرہ دنیا وآخرت میں سیاہ ہوگا"

یہ بات بھی بدترین جھوٹ اوراس وصیت
نامہ کے باطل اوراس کے گھڑنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے.

ایک دانشمند اس بات کو کیسے تسلیم
کرسکتا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کولکھے جسے چودھویں صدي میں ایک غیر معروف شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گھڑکر پیش کیا ہے، اوروہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا وآخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہوجائے گا، اورجو اسے لکھے اگر وہ فقیر ہے تومالدار ہوجائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہے تواس سے نجات پائے گا، اورگناہگار ہے تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے، اے اللہ توپاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے.

دلائل اورحقائق دونوں اس امر کی
شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گھڑنے والا جھوٹا اوراللہ پر بہت جرات وجسارت کرنے والا ہے، اوراسے اللہ تعالی اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتی ہے.

اس دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں
جنہوں نے یہ وصیت نامہ نہیں لکھا اس کے باوجود ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے اور بے شمار لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسے کئی بار لکھا اس کے باوجود ان کا قرض ادا نہ ہوا اور غربت وافلاس جوں کا توں رہا، ہم اللہ تعالی کی پناہ میں آتے ہیں کہ کہیں ہمارے دل کجی اور گناہ سے زنگ آلود نہ ہوجائیں.

شریعت مطہرہ نے افضل ترین کتاب قرآن
مجید کے لکھنے والے کے لئے بھی مذکورہ فضائل اوراجر وثواب کا وعدہ نہیں فرمایا ہے ،
تواس جھوٹے وصیت نامہ کے لکھنے والے کویہ ثواب کیسے حاصل ہوسکتا ہے جبکہ یہ وصیت
نامہ باطل چیزوں اوربہت سے کفریہ جملوں پر مشتمل ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی ان باتوں
سے پاک ہے ، وہ اپنے اوپر جرات کے ساتھ جھوٹ گھڑنے والے پر بھی کس قدر مہربان اور
بردبار ہے .

چہارم :

دنیا وآخرت میں اجروثواب اور سزا
صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ہی ثابت ہوسکتی ہے ، لیکن یہ مفتری اور جھوٹ
پرداز اس وصیت کی تصدیق کرنے والے کو ثواب دے رہا ہے ، اوراس وصیت کو جھٹلانے